سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

دوشنبہ - ۷ اپریل ۱۹۷۵ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوتِ کلام پاک و ترجمہ	۱
۲	حلف برداری میر نصرت اللہ خان سنجرانی	۲
۳	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	۲
۴	رخصت کی درخواستیں	۳۴
۵	مسودہ قانون	
	بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء -	۳۶

جلد دہم — شمارہ سوم (۳)

فہرست ارکان جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ سردار چاکر خان ڈومکی
۲۔ سردار غوث بخش خان رئیسانی
۳۔ جام میر غلام قادر خان
۴۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی
۵۔ محمد انور جان کھیتران
۶۔ مولوی محمد حسن شاہ
۷۔ میر قادر بخش بلوچ
۸۔ میر صابر علی بلوچ
۹۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۱۰۔ مولوی صالح محمد
۱۱۔ حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی
۱۲۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز دوشنبہ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۷۵ء

زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ ڈپٹی اسپیکر

صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از قاری افتخار احمد کاظمی خطیب

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی
عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ج یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ وَاَوْفُوْا
بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عٰھَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَقَدْ
جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا ط اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

(سورۃ النحل ۱۶ آیات ۹۰ تا ۹۱)

(پ ۱۴ ع ۱۹)

میں پناہ میں آتا ہوں، اللہ کی شیطان مردود کے شر سے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ بیشک اللہ، عدل کا، اور حسنِ سلوک کا، اور اہلِ قرابت کو دیتے رہنے کا حکم دیتا ہے، اور کھلی برائی سے، اور مطلق برائی سے اور ظلم و سرکشی سے ممانعت کرتا ہے وہ تمہیں یہ پند دیتا ہے، اسلئے کہ تم نصیحت قبول کرو۔ اور پورا کرو اللہ کے عہد کو، جب تم عہد کر چکے ہو، اور قسموں کو، بعد اُن کے استحکام کے مت توڑو، درآنحالیکہ تم اللہ کو گواہ بنا چکے ہو، بیشک اللہ جانتا ہے، جو کچھ کہ تم کرتے رہتے ہو۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حلف برداری

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی صاحب کے بطور صوبائی اسمبلی کا ممبر منتخب ہو جانے کا باقاعدہ نوٹیفیکیشن۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے آگیا ہے۔ لہٰذا وہ یہاں آکر حلف اٹھائیں۔

(میر نصرت اللہ خان سنجرانی نے اردو میں حلف اٹھایا)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب وقفۂ سوالات

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوالات نمبر ۷۱، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۳۲ مسٹر محمود خان کے ہیں لیکن وہ موجود نہیں۔ سوالات نمبر ۷۶۹، ۷۷۰، اور ۷۷۱ میرے ہیں۔ لیکن چونکہ میں صدارت کر رہا ہوں اس لئے یہ بھی نہیں لئے جا سکتے۔ اگلا سوال حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی کا ہے۔

نمبر ۷۹۰۔ حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۱۹۷۴ء میں تحصیل اُستہ محمد سے کتنی گندم گورنمنٹ نے خریدی؟

(ب) وہ گندم بلوچستان کے کس کس علاقہ میں تقسیم ہوئی۔

(ج) گندم کس نرخ پر خریدی گئی اور کس قیمت پر بیچی گئی؟

وزیر خوراک و زراعت (سردار غوث بخش خان رئیسانی)

(الف)۔ ۲۰-۱,۹۰,۹۹۲ من گندم اُستہ محمد میں خریدی گئی ہے۔

(ب)۔ کوئٹہ	۱,۳۰,۳۵۰	من
چمن۔	۱۸,۷۰۰	من
نوشکی۔	۱۳,۲۰۰	من

بستی میں ۷،۶۰۰ من

کل تقسیم :- ۱،۶۹،۸۵۰ من

بقایا گندم :- ۲۱،۱۳۲-۲۰ من اوستہ محمد میں تقسیم کی گئی۔

(ج) قیمت خرید مبلغ ۲۵/۵۰ روپیہ فی من

قیمت فروخت ۲۱/۵۰ روپیہ فی من

نمبر ۷۹۱- حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ جناب اس سوال کا جواب نہ تو چھپا ہے اور نہ مجھے ملا ہے۔ دریافت کیا کروں

<u>Mr Deputy Speaker:</u> Mr. Raisani, you know that from the very begining of this Assembly, the members always complain that their questions are not being answered properly and every time assurances are given to the Assembly and still things are continuing in bad shape. This is not good. Proper way should be adopted so that printed answeres are supplied to members in time.

<u>Minister for food and Agricultural:</u> Mr Speaker, I remember it and apologise from the honourable members, the House and the Speaker.

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ جناب آپ حضرات جو کچھ بول رہے ہیں۔ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔

وزیر خوراک و زراعت۔ میرا مطلب یہ ہے کہ۔ میں اس ایوان سے اور معزز ممبران اور جناب اسپیکر صاحب سے معذرت خواہ ہوں۔ لیکن کچھ عرصے سے کو ٹہ کم ملا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جو چینی وہاں سے ہمارے پاس آیا تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ جناب یہاں تو سوال گندم کا ہے اور جواب چینی کا دیا جا رہا ہے۔ (قطع کلامیاں)

میں پوچھ رہا ہوں کہ بلوچستان کو کتنی گندم ملی ہے ؟

وزیر خوراک وزراعت۔ جناب یہ جواب میرے پاس موجود ہے اور میں پڑھ کر سُناتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ یہ جواب صرف آپ کے پاس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسمبلی کے جملہ ممبروں کے پاس ہونا ضروری ہے ۔

وزیر خوراک وزراعت۔ جناب میں آہستہ آہستہ پڑھونگا تاکہ آپ سمجھ سکیں اور پھر ضمنی سوال پوچھ سکیں۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ جب منسٹر صاحبان کا یہ حال ہے تو ہمارے ساتھ کیا ہوگا ؟

Mr Deputy Speaker: Mr.Raisani, you should have supplied copies to all members of the Assembly.

میر صابر علی بلوچ۔ مسٹر اسپیکر! ایسا کریں اِس جواب کی مزید کاپیاں بنوا لیں۔ اور شاہلیانی صاحب کو اسکا جواب سنا دیں۔ جب کاپیاں ہمیں مل جائیں تو اس کو اگلی باری کے لیئے رکھ لیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ فرمائیے شاہلیانی صاحب آپ کیا بولنا چاہتے ہیں ۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ جناب! میرا یہ سوال کافی عرصے سے دیا گیا ہے لیکن وزیر صاحب کہتے ہیں ۔ کہ انکو بھی آج ہی جواب ملا ہے۔ اِس لیئے میں ایک قصہ سناتا ہوں۔ کہ ایک مولنا صاحب تھے وہ بمعہ اپنے طلباء کے کسی کے ہاں تشریف لے گئے۔ اور جن صاحب کے ہاں

بنے۔ انہوں نے مولانا صاحب کو دیکھکر کہا کہ جناب آپکے لئے تو میں نے دال پکائی ہے یہ بتا ہیئے کہ طلباء کے لئے کیا پکاؤں ؟ تو جناب منسٹر صاحبان کے ساتھ یہ ہو رہا ہے تو ہمارے ساتھ کیا ہوگا ؟

خیر میں سوال دریافت کرتا ہوں وزیر صاحب جواب پڑھیں۔ بعد میں جواب کی نقلیں کل ہیں فراہم کر دی جائیں۔

٭۹۱۷۔ حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ کیا وزیر خوراک ازراہ کرم فرمائیں گے کہ۔

حال ہی میں بیرون ممالک سے درآمد کی ہوئی گندم میں سے کتنی گندم بلوچستان کو ملی ہے اور وہ بلوچستان کے علاقے میں کس کس جگہ تقسیم کی گئی اور تقسیم کا طریقہ کیا رکھا گیا تھا ؟ اور کتنے نرخ پر دی گئی ؟

وزیر خوراک وزراعت۔ بیرونی ممالک سے درآمد کی گئی گندم سے صوبہ بلوچستان کو کل ۸۱۰۰۰ ٹن گندم ملی جو کہ صوبہ کے ہر ضلع میں مندرجہ ذیل مقدار میں بھجوائی گئی یہ گندم سرکاری نرخ یعنی ۲۱۔۵۰ روپیہ فی من کے حساب سے راشن کارڈوں پر منظور شدہ دکانداروں کے ذریعہ عوام میں تقسیم کی گئی۔

۱۔ کوئٹہ پشین ۳۳۱۲۰ ٹن
۲۔ ژوب ۳۵۰۰ ٹن
۳۔ چاغی ۲۲۰۰ ٹن
۴۔ لورالائی ۳۲۸۰ ٹن
۵۔ سبی ۴۷۰۰ ٹن
۶۔ کچھی ۵۵۰۰ ٹن
۷۔ قلات ۵۰۰۰ ٹن
۸۔ لس بیلہ ۷۲۰۰ ٹن
۹۔ خاران ۲۳۰۰ ٹن
۱۰۔ مری بگٹی ایریا ۱۴۰۰ ٹن
۱۱۔ مکران ۱۶۲۲۰ ٹن

اس میں نو ہزار ٹن گندم بھی شامل ہے جو بذریعہ سمندری جہاز بھجوائی گئی۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! یہ گندم جو ہمیں بیرونی ممالک سے ملتی ہے۔ کیا یہ خیرات میں ملتی ہے یا قرض کے طور پر دی جاتی ہے؟

وزیر خوراک و زراعت۔ جناب یہ خریدی جاتی ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ تو وفاقی حکومت کا کام ہے وہ خریدتی ہے یا پی۔ ایل۔ ۴۸۰ کے تحت۔ غرض جس طریقے سے بھی حاصل کرے۔ ہمیں تو اس گندم کی الاٹمنٹ ملتی ہے۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ جناب بلوچستان میں اسکی قیمت۔ کیا پڑتی ہے؟

وزیر خوراک و زراعت۔ اِس کے لئے تو نیا نوٹس چاہیئے۔ لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ مختلف اضلاع میں مختلف خرچ آتا ہے تاہم اسکی اوسط قیمت تقریباً ۱۱ روپے فی من ہوتی ہے۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ میرا مطلب ہے کہ گیارہ روپے کل قیمت ہے یعنی اِس میں خرچ وغیرہ شامل ہوتا ہے؟

وزیر خوراک و زراعت۔ اس میں خرچ بھی شامل ہے اور جو دام میں آپ کو بتا رہا ہوں وہ کم ہیں۔ مثلاً مکران کا علاقہ جو کہ دور دراز ہے۔ لیکن ....

میر حاجی شاہنواز خان شاہلیانی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ۔ وفاقی حکومت جو گندم ہمارے لئے بھیجتی ہے۔ اور اسکے جو نرخ مقرر کرتی ہے وہ کیا ہیں؟

وزیر خوراک و زراعت۔ ۲۱/۵۰ فی من۔ کے نرخ سے۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ وہ نرخ تو ہمیں دینے کے ہیں گندم کے خیرات یا

قرض پر تو اسکے نرخ پھر کیا مقرر ہوں گے ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ نہیں جی وہ خیرات نہیں ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ سندھ اور پنجاب میں جو خرچ ہوتا ہے اس میں خرچ شامل کرکے نرخ مقرر کیا جاتا ہے۔ عموماً ۲۵ روپے کا نرخ مقرر ہوتا ہے۔ لیکن اس سال ۳۷ روپے مقرر ہوا ہے ۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ لیکن بیرونی امداد کے طور پر جو گندم آتی ہے اُسکے کیا نرخ ہیں ؟

وزیر خوراک و زراعت ۔ اُس کے نرخ بہت زیادہ ہیں۔ میرا اندازہ ہے یہ ساٹھ اور ستر روپے کے درمیان بنتے ہیں پچھلے سال تو سو روپے تھا۔ اس سال کم ہوگا اور اس پر جو خرچ آئیگا وہ جدا ہوگا ۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ یعنی ایک سو گیارہ روپے تک اسکی قیمت پڑجاتی ہے۔ یہ تو قرضہ پر ملنے والی گندم کا نرخ ہے اور اپنی گندم کی قیمت صرف ۲۵ روپے یا ۳۷ روپے مقرر ہے ؟ تو ہمارے نرخ کیوں اسقدر کم ہیں ؟

وزیر خوراک و زراعت ۔ اگرچہ یہ سوال وفاقی حکومت سے متعلق ہے۔ لیکن پھر بھی میں کچھ کہونگا ۔ ہم اس ملک میں گندم بڑھے ہوئے نرخ پر خریدیں تو عوام کو بھی زیادہ نرخ پر دینی ہوگی۔ ظاہر ہے اسطرح عوام کو زیادہ تکلیف ہوگی ۔ اور جس طرح شاہلیانی صاحب کہہ رہے ہیں ۔ اگر حکومت اس طریقے پر عمل کرے تو پھر ان داموں پر تو یہاں ارب ہا روپوں کا نقصان برداشت کرنا ہوگا یہ ایک غریب ملک ہے اور ہم نقصان برداشت نہیں کر سکتے ۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ جو گندم قرضہ پر خریدی جائے۔ ظاہر کہ ادھار پر سود بھی ہوگا اور اُن کو اپنے پیسے بھی دینا پڑیں گے ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ دوسرے علاقوں میں تو نرخ زیادہ کئے گئے ہیں تو ہمارے نرخ کیوں کم رکھے گئے ہیں ؟

وزیرِ خوراک و زراعت۔ گورنمنٹ کی قیمت خرید ۳۷ روپے فی من ہو گی۔ اور اسمبلی ایسے نقصان ہے۔ ہم آپ سے ۳۷ روپے کے حساب سے خریدیں گے۔ آپ جتنا بھی ہمیں دے سکیں گے ہم خرید لیں گے۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ جناب! سو روپے اور سینتیس روپے میں تو بہت زیادہ فرق ہے

مسٹر اسپیکر۔ اب آپ اپنا اگلا سوال پوچھئے۔

***۷۹۲۔ حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔** کیا وزیر خوراک ازراہ کرم فرمائیں گے کہ

کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع کچھی کے گنداوہ شہر یا علاقہ کو ۱۹۷۴ء کے آخری چار مہینہ میں چینی کا کوٹہ نہیں دیا گیا۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اسکی وجہ کیا ہے ؟

وزیر خوراک و زراعت۔ گنداوہ اور اسکے گرد و نواح کا ماہانہ مقررہ کوٹہ ۲۵۲ بوری ہے۔ چونکہ دوران ماہ اکتوبر ۱۹۷۴ء تا جنوری ۱۹۷۵ء بوجہ نایابی گارڈیاں سندھ اور پنجاب سے صرف چینی کی ترسیل سست پڑ گئی۔ بایں وجہ مذکورہ بالا مہینوں میں آدھا کوٹہ چینی جاری کیا گیا۔ لیکن جونہی چینی پہنچنی شروع ہوئی ماہ فروری میں پورا کوٹہ اس علاقہ کے لوگوں کو دیا گیا۔

(سوال نمبر ۷۹۰ ڈپٹی اسپیکر صاحب کی طرف سے تھا لیکن چونکہ وہ صدارت کے فرائض انجام دے رہے تھے وہ سوال نہیں لیا گیا)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب میر صابر علی بلوچ اپنے سوالات پوچھیں گے۔

***۸۰۶۔ میر صابر علی بلوچ۔** کیا وزیر خوراک ازراہ کرم بتلائیں گے کہ۔

(الف) ضلع مکران کے لئے گندم کا سالانہ منظور شدہ کوٹہ کتنا ہے ؟

(ب) سال رواں میں اب تک کس قدر گندم ضلع مکران پہنچ چکا ہے اور اس بار برداری کے اخراجات کس قدر آئے ہیں۔

(ج) سال رواں میں مقررہ ڈیلروں کے ذریعہ کس قدر گندم تقسیم کی گئی اور اسپیشل پرمٹ کے ذریعے کس قدر گندم تقسیم کی گئی ؟

(د) گندم کے اسپیشل پرمٹ کن وجوہات پر جاری کئے جاتے ہیں۔ سال رواں میں جن اشخاص کو یہ پرمٹ جاری کئے گئے۔ ان کے نام سکونت اور مقدار گندم کیا ہے ؟

<u>Mir Sabir Ali Baluch:</u> Mr. Speaker I did not receive answer of my question. It is a wrong tradition. What they think by doing things like this.

جناب آخر کیا بات ہے۔ ہمارا جو سوال بھی ہوتا ہے اسکا کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔

<u>Minister for Food and Agriculture:</u> I agree with the Member. Answer of every question should be given in this House. I am sorry that answer is not here to-day. I think they may be preparing the answer somewhere in the Secretariat.

<u>مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔</u> جام صاحب! آپنے پچھلے سیشن میں بھی اس معزز ایوان میں یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ جو سیکریٹری کے جوابات بروقت نہیں آئیں گے ان کے خلاف آپ کارروائی کریں گے۔ اس کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں ؟

<u>Leader of the House:</u> (Jam Mir Ghulam Qadar Khan) It is correct Sir, in the last Session I had given an assurance that the Government would take action against the defaulting officers. Since then some improvement has been done, except a few questions . . . .

<u>Mir Sabir Ali Baluch:</u> I am sorry to say that it is my most important question but not being answered.

<u>Leader of the House:</u> I will enquire into the reasons for delay, for not collecting the information. Any how, I will take action in this matter.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ جام صاحب! ہم آپکو دس دن پیشتر سوال بھیجتے ہیں۔ جب کوئی جواب نہیں آتا تو ممبر صاحبان چیختے رہتے ہیں کہ انہیں جواب نہیں ملا۔ یہ غلط رسم ہے۔

میر صابر علی بلوچ۔ دیکھئے جناب! ایسا کرنا تو ہماری اس اسمبلی میں ٹرخانے کی مثال بن گئی ہے۔

(قطع کلامیاں)

Minister for Food and Agriculture: This is not a proper thing, and as already the Chief Minister has assured that we will ask from the Secretary concerned. I assure on my behalf that I will give the answer of this question in the next turn.

Mr. Deputy Speaker: So, this question is deferred for the next turn. Next question.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اگلا سوال۔

***۸۰۷ میر صابر علی بلوچ۔** کیا وزیر زراعت ازراہ کرم بتلائیں گے کہ۔

(الف) حکومت بلوچستان نے جو بلڈوزر حال ہی میں درآمد کئے تھے ان کو ضلع وار کس طرح تقسیم کیا گیا۔

(ب) جو بلڈوزر ضلع مکران کے لئے مختص کئے گئے۔ ان میں کتنے بلڈوزر مکران پہنچ چکے ہیں۔ اور کیا وہ بلڈوزر استعمال ہو رہے ہیں۔ اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت۔ حکومت بلوچستان نے حال ہی میں ۱۵۰ بلڈوزر درآمد کئے جن میں سے ۱۳۲ بلوچستان پہنچ چکے ہیں اور بقایا ۱۸ کراچی پہنچ چکے ہیں۔ انہیں بلوچستان منتقل کیا جا رہا ہے۔ ۱۳۲ بلڈوزر جو پہنچ چکے ہیں۔ ان کی ضلع وار تقسیم درج ذیل ہے۔ ضلع وار تقسیم زمینداروں کی

مانگ اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے۔

نام ضلع	تعداد بلڈوزر
۱۔ کوئٹہ	۱۰ عدد
۲۔ لورالائی	۱۲ //
۳۔ ژوب	۸ //
۴۔ پشین	۱۰ //
۵۔ ۶۔ سبی نصیر آباد	۱۲ //
۶۔ نصیر آباد	
۷۔ کچھی	۱۳ //
۸۔ مری بگٹی ایجنسی	۱۰ //
۹۔ قلات	۹ //
۱۰۔ خضدار	۳ //
۱۱۔ مکران	۱۵ //
۱۲۔ خاران	۹ //
۱۳۔ لسبیلہ	۱۰ //
۱۴۔ چاغی	۹ //
ٹوٹل بلڈوزر =	۱۳۲ عدد

(ب) ضلع مکران کو ۱۵ عدد بلڈوزر الاٹ کئے گئے ہیں۔ یہ بلڈوزر تیار حالت میں حب چوکی پر کھڑے ہیں۔ اور کیریئر نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک مکران نہیں پہنچائے جا سکے۔ ضلع چاغی کے بلڈوزروں کی منتقلی کے بعد کیریئر فارغ ہوتے ہی مکران کے بلڈوزروں کی شفٹنگ پر لگا دیا جائے گا۔

میر صابر علی بلوچ۔ (ضمنی سوال) جناب وزیر متعلقہ نے فرمایا ہے کہ مکران کے جو

بلڈوزر صاحب چوکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کتنے عرصہ سے وہاں پڑے ہوئے ہیں۔

وزیر زراعت - جب سے بلڈوزر آئے ہیں۔ تقریباً تین مہینے کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اور جیسے ہی کریٹر کا انتظام ہو گا ہم ان بلڈوزروں کو وہاں سے منتقل کر دیں گے۔

میر صابر علی بلوچ - جناب والا! کیا اور ڈسٹرکٹ کے بلڈوزر انکے ڈسٹرکٹ پہنچ چکے ہیں۔

وزیر زراعت - جو ڈسٹرکٹ کوئٹہ سے نزدیک ہیں وہاں بلڈوزر پہنچ چکے ہیں۔ اور جو علاقے یہاں سے دور ہیں وہاں ابھی تک نہیں پہنچ سکے ہیں۔

(آپس کی باتیں)

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی - کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ جو بلڈوزر تقسیم کئے گئے ہیں وہ کس حساب سے تقسیم کئے گئے ہیں۔ کیا یہ بلڈوزر علاقے کو مدنظر رکھ کر دیئے گئے ہیں یا حکومت نے اپنی مرضی یا پالیسی کو مدنظر رکھ کر دیئے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - مسٹر رئیسانی تیمور صاحب نے یہ سوال کیا ہے کہ حکومت نے کس پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے بلڈوزر تقسیم کیئے ہیں ....

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی - جناب میرا بھی یہی مطلب تھا کہ ہمارے بہت سے علاقے ہیں ان میں کاکڑ خراسان، ژوب ہے جو بہت بڑا علاقہ ....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ٹھیک ہے تیمور صاحب آپ تشریف رکھیئے وزیر متعلقہ آپکو جواب دے رہے ہیں۔

وزیر زراعت - ژوب کو زیادہ بلڈوزر دیئے جائیں گے۔ کیونکہ یہ بڑا علاقہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابھی بلڈوزر کم اسلئے دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ کیریئر کا خاطرخواہ انتظام نہیں ہے۔ اب چونکہ کیریئر باہر سے آرہے ہیں لہٰذا کیریئر پہنچنے پر سب سے پہلے بلڈوزر انکا علاقوں میں بھیجے جائیں گے۔
(آپس کی باتیں)

میر صابر علی بلوچ - (ضمنی سوال) جناب!

وزیر زراعت - جناب میں ایوان کے فلور پر کہہ رہا ہوں اس سے زیادہ یقین دہانی کیا ہوسکتی ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - مسٹر صابر! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے.......

میر صابر علی بلوچ - جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر متعلقہ فرما رہے تھے۔ کہ کچھ بلڈوزر کراچی سے کوئٹہ منتقل کئے گئے ہیں۔ اب چونکہ مکران کا علاقہ کوئٹہ سے کافی دور ہے اس وجہ سے ہم بلڈوزر وہاں نہیں پہنچا سکے کیا وزیر متعلقہ بتائیں گے کہ کراچی سے مکران کا علاقہ دور ہے یا کوئٹہ کا.........

وزیر زراعت - جناب آپ نے صحیح فرمایا لیکن کراچی سے کوئٹہ ٹرین آتی ہے مگر کراچی سے مکران ٹرین نہیں جاتی ہے۔ نہیں تو ہم بلڈوزر مکران بھجوا دیتے ہم کیریئر کے ذریعے دوسرے علاقوں میں بھجوائے گئے۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی - جناب! نصیرآباد میں کتنے بلڈوزر بھجوائے گئے ہیں۔ نصیرآباد اور سبی کو ۱۲ بلڈوزر دیئے گئے ہیں کیونکہ اب سبی اور نصیرآباد الگ الگ کردیئے گئے ہیں۔

وزیر زراعت ۔ اگر آپ مزید تفصیل چاہتے ہیں تو آپ اس کے لئے نیا نوٹس دیں ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب یہ کب تک مکران پہنچ جائیں گے ۔

وزیر زراعت ۔ جناب یہ کیرییر ابھی اٹلی سے آئے ہیں اور انہیں تیار کیا جا رہا ہے یہ کیرییر ان بلڈوزروں کو ان کے علاقوں میں جلد پہنچا دیں گے ۔ ان کیرییر میں سے ہم نے خاص طور پر ۲ کیرییر مکران کے لئے الاٹ کئے ہیں ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ ضمنی سوال ۔ جناب کیا یہ صحیح ہے کہ وزیر زراعت نے جو کہ وزیر مالیات بھی ہیں کچھ ٹرک خریدنے چاہے اور اس سلسلے میں انہوں نے سیکرٹری مالیات کو لکھا لیکن سیکرٹری مالیات نے اسے مسترد کر دیا ۔ اور کہا کہ یہ ٹرک نہیں خریدے جا سکتے ۔ اس بات کی وضاحت کریں ۔

(آپس کی باتیں)

وزیر زراعت ۔ ہم نے اسکا تخمینہ لگایا تھا اس پر ۳ لاکھ روپے خرچ پرائیویٹ طریقہ سے ان بلڈوزروں کو پہنچانے کے لئے آتا تھا میں نے کہا تھا کہ بجائے اسکے کہ ۳ لاکھ روپے ہم کرائے پر صرف کریں کیوں نہ کیرییر بنائے جائیں زیادہ بہتر ہو سکتا ہے ۔ کہ کیرییر بنانے پر خرچ تین لاکھ روپے سے زیادہ آتا ہے ۔ اسلئے نہیں بنائے گئے ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ وزیر مالیات کے احکامات مانے نہیں گئے ۔

وزیر زراعت ۔ یہ صحیح ہے ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ کیوں ؟

وزیر زراعت ۔ یہ بات تو میں پوچھ کر ہی بتا سکوں گا ۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Sabir, if you want any clarification, you should ask the Finance Minister in writing. Please now next question.

نمبر ۸۱۲ ۔ میر صابر علی بلوچ ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) حکومت بلوچستان نے اب تک ایشیا بنک اور دوسرے ذرائع سے کتنے میرین انجن برآمد کئے ؟

(ب) مذکورہ والا انجن کی تقسیم کار کا طریق کار کیا متعین کیا گیا تھا اور یہ میرین انجن جن لوگوں کو الاٹ کئے گئے ان کے نام پتہ اور جائے سکونت کیا ہیں ؟

(ج) الاٹی حضرات میں سے کتنے لوگوں نے انجن حاصل کر لئے ہیں ؟

وزیر زراعت ۔

(الف) حکومت بلوچستان نے کوئی میرین انجن برآمد نہیں کیا ۔ البتہ اب تک ایشیائی ترقیاتی بنک کے قرضے کے تحت اور دوسرے ذرائع سے ۳۱۸ میرین ڈیزل انجن درآمد کئے ہیں ۔

(ب) (۱) ایشیائی ترقیاتی بنک کے قرضے کے تحت زرعی ترقیاتی بنک پاکستان کے ذریعہ ۲۳۱ میرین ڈیزل انجن درآمد کئے گئے ہیں ۔ ان کی تقسیم کے لئے درج ذیل طریقہ کار وضع کیا گیا ہے ۔
درخواست دہندہ ماہی گیر ہو ، یا اس صنعت سے وابستہ ہو یا اس پیشے کو اختیار کرنا چاہتا ہو ، اور ماہی گیروں کی کسی انجمن امداد باہمی کا رکن ہو ۔ درخواستوں کی منظوری کے سلسلے میں یہ ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ پہلے موصول ہونے والی درخواست پر پہلے کارروائی کی جائے ۔ پھر قرضے منظور کرتے وقت حسب ذیل ترجیحات کو مد نظر رکھا جائے ۔

(اول) ساحل سمندر پر مستقل طور پر آبادی اضلاع لس بیلہ و مکران کے پیشہ ور ماہی گیر ۔

(دوئم) اضلاع مکران و لس بیلہ کے غیر پیشہ ور مقامی باشندے جو پیشہ ماہی گیری اختیار کرنا چاہتے ہوں ۔

(سوئم) اضلاع مکران و لس بیلہ کے ڈومیسائل پیشہ ور / غیر پیشہ ور باشندے ۔

(چہارم) ضلع لس بیلہ کی ماہی گیروں کی انجمن ہائے امداد باہمی کے ایسے غیر مقامی ارکان جن کے
قرضے کی درخواستوں کی منظوری دی جاچکی ہے۔ یا جن سے
اخذ کی جاچکی ہے۔

(پنجم) بلوچستان کے دوسرے اضلاع کے مقامی/ڈومیسائلڈ پیشہ ور/غیر پیشہ ور باشندے
اب تک ۱۱۲ درخواست دہندگان کے حق میں قرضہ جات منظور کر کے انہیں اطلاع
دی گئی ہے۔ کہ وہ تکمیلی کارروائی پوری کر کے زرعی ترقیاتی بنک پاکستان کراچی سے
انجن حاصل کریں۔ ان افراد کے نام و پتہ پر مشتمل فہرست منسلک ہے۔

(۲) کیش لائسنس کے تحت ۸۷ میرین ڈیزل انجن درآمد کئے گئے ہیں۔ ان میں سے
۷۵ انجن جاپان سے اور ۱۲ انجن ہالینڈ سے منگوائے گئے ہیں۔ جاپان سے
درآمد کردہ انجنوں کی تقسیم۔ نقد ادائیگی کی بنیاد پر ایسے لوگوں میں کی گئی ہے جو
ماہی گیروں کی کسی انجمن امداد باہمی کے رکن ہوں۔ اس صنعت سے وابستہ ہوں
یا اس صنعت میں آنا چاہتے ہوں۔ ان انجنوں کی حصول کے خواہشمند حضرات
سے انجن کی قیمت کا ۲۰ فیصد درخواست کے ساتھ وصول کیا جاتا ہے۔ اور
بقیہ رقم انجن کی سپردگی کے وقت۔ جن لوگوں کو یہ انجن دیئے جاچکے ہیں۔
ان کے نام منسلکہ فہرست میں ملاحظہ ہوں۔

(۳) کیش لائسنس پر ۱۲ انجن ہالینڈ سے درآمد کئے گئے ہیں۔ ان کی تقسیم کیلئے
یہ طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ کہ درخواست گذار پہلے مبلغ دس ہزار روپے ادا کرے
اور پھر مبلغ ۷۵ ہزار روپے (۷۵،۰۰۰ روپے) پانچ سال میں مبلغ -/۱۵،۰۰۰
روپے کی سالانہ قسط کے حساب سے ادائیگی کرے۔ اس میں سے ابھی تک
دو انجن تقسیم ہوئے ہیں۔ ناموں کی فہرست منسلک ہے

(ج) اس وقت تک پچپن اشخاص انجن حاصل کر چکے ہیں۔

فہرست درخواست دہندگان برائے میرین ڈیزل انجن

لس بیلہ ڈسٹرکٹ

نمبر شمار	نام ممبر	نام انجمن
۱	ابراہیم ولد لالانا	زہری زرعی فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گڈانی

۱	۲	۳
۲	لال محمد ولد محمد	زہری زئی فشرمین کواپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گڈانی
۳	محمد ایوب ولد صادق	الیاسیانی فشرمین کواپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ سونمیانی۔
۴-	محمد صدیق اقبال ولد محمد ابراہیم	//
۵-	محمد حبیب ولد محمد شفیع	//
۶-	اکبر حسین ولد غلام حسین	//
۷-	عبدالکریم ولد عبدالرحیم	//
۸-	محمد حفیظ ولد محمد شفیع	//
۹-	محمد ایوب ولد محمد عمر	//
۱۰-	بچایا ولد سب	//
۱۱-	مراد علی ولد اللہ داد	//
۱۲-	ڈاکو ولد کورا	//
۱۳-	خالق داد ولد شمبے	شاہداد فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گڈانی
۱۴-	فتح محمد ولد صدیق	//
۱۵-	ولی محمد ولد صدیق	//
۱۶-	جلال الدین ولد علی دین	//
۱۷-	سلیم ولد اکبر	محمد زئی فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ بنڈ واری
۱۸-	جان محمد ولد غلام محمد	//
۱۹-	آچر ولد علی	//
۲۰-	عثمان ولد گل محمد	//
۲۱-	لال محمد ولد ہاشم	//
۲۲-	غلام قادر ولد حسن	//
۲۳-	رستم ولد ولی محمد	//
۲۴-	احمد ولد عمر	سونمیانی فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ سونمیانی

۱	۲	۳
۲۵	وڈیرہ خدابخش ولد وڈیرہ غلام	محمودانی فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گڈانی
۲۶-	محمد محراب ولد وڈیرہ غلام	دسہرا " " "
۲۷-	ابراہیم ولد اللہ نوز	"
۲۸-	پیشوا ولد محمد	"
۲۹-	محمد مراد ولد موسیٰ	ستار فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گڈانی
۳۰-	گنج داد ولد سومر	"
۳۱-	مدد ولد باجو	خلیفہ زئی فشرمین " " بنڈواری
۳۲-	گل محمد ولد حاجی محمد چپل	"
۳۳-	آچر ولد احمد	"
۳۴-	ہاشم ولد کالو	"
۳۵-	خیر محمد ولد علی محمد	"
۳۶-	اللہ نوز ولد محمد	حاجی شاہ بیگ فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ بنڈواری
۳۷-	گوہر خان ولد یعقوب	"
۳۸-	خیر محمد ولد عباس	"
۳۹-	بال بور ولد جمعہ	ساجدی فشرمین کوآپریٹیو " گڈانی
۴۰-	عثمان ولد گل محمد	محمد زئی " " " بنڈواری
۴۱-	پرنس محمد یوسف ولد میر غلام قادر خان	پروگریسیو " " " گڈانی

فہرست درخواست دہندگان برائے میرین ڈیزل انجن

مکران ڈسٹرکٹ

نمبر شمار	نام درخواست دہندگان	پتہ
۱۔	کہدا محمد یوسف ولد دوستین	بلوچ فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ پسنی
۲۔	تاج الدین ولد محمد باسے	〃 〃 〃 〃 اورماڑہ
۳۔	مدنی ولد قادر بخش	〃 〃 〃 〃 〃
۴۔	محمد ولد نگوما	مکران فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گوادر
۵۔	غلام قادر ولد حسین	〃
۶۔	علی اکبر ولد حاجی پیر بخش	〃
۷۔	عبداللطیف ولد رحیم بخش	〃
۸۔	حسین علی ولد احمد	〃
۹۔	حاجی مراد محمد ولد پیر محمد	فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ پشکان
۱۰۔	حسین ولد عبدالقاسم	〃
۱۱۔	رجب ولد سلیمان	〃
۱۲۔	قاسم ولد محمد صادق	〃
۱۳۔	کریم بخش ولد زندو	〃
۱۴۔	رسول بخش ولد پیر محمد	〃
۱۵۔	نبی بخش ولد پیر محمد	〃
۱۶۔	نوابزادہ شیخ عمر ولد نواب بائی خان	متحدہ فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ پسنی
۱۷۔	عبدالحمید گچکی ولد شیخ محمد عمر	〃 〃 〃 〃 〃
۱۸۔	مراد علی ولد ہاشم	اورماڑہ فشرمین 〃 〃 〃

۱	۲	۳
۱۹۔	سراحمد ولد فیض محمد	فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گوادر
۲۰۔	محمد نسیم ولد فیض محمد	//
۲۱۔	غلام رسول ولد بھائی (مرحوم)	//
۲۲۔	میرداد رحمان ولد فقیر محمد	//
۲۳۔	عبدالمالک ولد میر تاج محمد	//
۲۴۔	محمد حیات ولد اللہ داد	//
۲۵۔	غلام سرور ولد پھلان	سوربازار فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ پسنی
۲۶۔	محمد یعقوب ولد کریم بخش	کرسٹل // // // //
۲۷۔	شوکت علی مکھی قمر دین	//
۲۸۔	ابوبکر ولد نور دین	//
۲۹۔	محمد عمر ولد پنج شنبے	//
۳۰۔	ملا تمیز محمد ولد کرم داد	//
۳۱۔	سکیم ولد پنج شنبہ	//
۳۲۔	حاجی محمد اقبال ولد کہداورا	//
۳۳۔	نور محمد ولد بانا	فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گوادر
۳۴۔	صالح محمد ولد اسماعیل	//
۳۵۔	جبیب ولد احمد	//
۳۶۔	احمد خان ولد تاج محمد	//
۳۷۔	عبدالوہاب ولد لے غفور	//
۳۸۔	حسین ولد شادین	//
۳۹۔	کہدا جماعت ولد ابراہیم	//
۴۰۔	اسماعیل شاہ ولد سلیمان	//
۴۱۔	مکھی شمس الدین ولد دلو	//
۴۲۔	عبدالرحمٰن ولد قاسم	//

۱	۲	۳
۴۳	نذر ولد احمد علی بائی	فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گوادر
۴۴	لعل بخش ولد داد محمد خان	"
۴۵	سیٹھ عبدالعزیز ولد قمرالدین	"
۴۶	عبدالصمد ولد داد رحمان	"
۴۷	دین محمد ولد غلام شاہ	"
۴۸	محمد اسحاق ولد نور محمد	"
۴۹	منصور ولد حاجی لعل بخش	"
۵۰	رحیم بخش ولد محسن	"
۵۱	سیٹھ نادر ولد قمرالدین	"
۵۲	حسین ولد اشرف	"
۵۳	محمد حسین ولد علیٰ	"
۵۴	محمد ایوب ولد سلیمان	"
۵۵	حسین ولد شنبے	"
۵۶	پیر بخش ولد موسیٰ	"
۵۷	مولا بخش ولد حاجی ابوبکر	"
۵۸	موہن لال ولد ورھومل	"
۵۹	عبدالمجید ولد کیا	اورماڑا فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ اورماڑا
۶۰	دلدار ولد بہرام	"
۶۱	جمعو ولد رودین	"
۶۲	داد بخش ولد رودین	"
۶۳	ابراہیم ولد ابو ڈینا	"
۶۴	شربت ولد سبزل	"
۶۵	عیدو ولد شاہ مراد	"
۶۶	ملا مراد ولد خالق داد	"

۱	۲	۳
۶۷	دلمراد ولد کمال	اورماڑا فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ اورماڑا
۶۸	اللہ بخش ولد لقر	″
۶۹	قاضی درویش ولد قادو	″
۷۰	اسماعیل ولد داجو	″
۷۱	محمد اصغر ولد حاجی محمد اقبال	کرسٹل فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ لسینی

فہرست درخواست دہندگان جنہیں نقد قیمت پر انجن دیئے گئے ہیں

(درآمد شدہ از جاپان)

لس بیلہ ڈسٹرکٹ

نمبر شمار	نام درخواست دہندگان ڈڈایابیرن ڈیزل انجن	پتہ
۱	گوہر خان ولد ستیر قوب	محمد حسنی فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گڈانی
۲	خالق داد	شاہ ادزئی ″ ″ ″
۳	محمد حنیف	الباسہانی ″ ″ سونمیانی
۴	حاجی عبدالستار	ایضاً
۵	مسٹر ارسلا خان	″
۶	حاجی بائی مریم	″
۷	حاجی بائی عائشہ	″
۸	حسن ولد سومر	″
۹	حاجی سلیمان ولد حاجی احمر	″
۱۰	زبیدہ دختر آدم	″

۱	۲	۳
۱۱۔	شیر محمد ولد وڈیرہ غلامی	محمودانی فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گڈانی
۱۲۔	مسٹر عجب خان	موسیٰ جان // // // //
۱۳۔	کاکا محمد جان	ایضاً
۱۴۔	عبدالواحد ولد کریم بخش	الیاسہانی فشرمین // // سونمیانی
۱۵۔	مسماۃ گل ناز	(مینار میرین ڈیزل انجنز) //
۱۶۔	شیخ سہیل احمد	//
۱۷۔	شیخ عمران احمد	//
۱۸۔	رستم ولد صبرو	ساجدی فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گڈانی
۱۹۔	خیر محمد ولد گوہر	//
۲۰۔	محمد جعفر ولد محمد موسیٰ	الیاسہانی فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ سونمیانی
۲۱۔	حاجی محمد ولد اللہ بخش	//
۲۲۔	حاجی علی ولد اللہ بخش	//
۲۳۔	حمید اللہ	موسیٰ جان فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گڈانی
۲۴۔	غلام مجتبےٰ خان	پروگریسیو // // //
۲۵۔	حاجی محمد	الیاسہانی فشرمین // // سونمیانی
۲۶۔	مسماۃ امام بی بی	//
		کبونا میرین ڈیزل انجنز
۲۷۔	اکبر حسین ولد غلام حسین	الیاسہانی فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ سونمیانی
۲۸۔	محمد صدیق اقبال	//
۲۹۔	محمد الیاس احمد	//
۳۰۔	مسٹر محمد حاصل	محمدانی فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ گڈانی
۳۱۔	عبدالغنی ولد حاجی ذکریا	الیاسہانی // // سونمیانی
۳۲۔	محمد یوسف ولد نبی بخش	گڈانی // // گڈانی
۳۳۔	مسٹر محمد سلیم	//

مکران ڈسٹرکٹ

(ڈایا میرین ڈیزل انجنز)

۱۔	حاجی نور محمد	بلوچ فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ	پسنی
۲۔	حمید الحق	فشرمین 〃 〃 〃	پشکان
۳۔	سر احمد	〃 〃	جیونی
۴۔	ہاشم ولد عبدالکریم	〃 〃	پشکان
۵۔	حاجی اسماعیل ولد ہونک	〃	
۶۔	حاجی محمد اقبال	کرسٹل فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ	پسنی
۷۔	غلام حیدر	فشرمین 〃	گوادر
۸۔	مولابخش ولد قادر بخش	〃 〃	جیونی
۹۔	حاجی حسین ولد حاجی علی	〃 〃	گوادر
۱۰۔	حاجی آدم ولد جماعت	〃	
۱۱۔	کہدا محمد یوسف	بلوچ فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ	پسنی
۱۲۔	حاجی دوست محمد	فشرمین 〃 〃	پشکان
۱۳۔	محمد اصغر	کرسٹل فشرمین 〃	پسنی
۱۴۔	حاجی غلام قادر	فشرمین 〃	گوادر
۱۵۔	فقیر محمد	〃 〃	جیونی
۱۶۔	مولابخش ولد عبدالکریم	〃 〃	گوادر

(یتمار میرین ڈیزل انجن)

۱۷۔	عبدالکریم ولد عبدالمجید	〃	
۱۸	غلام اکبر	〃	
۱۹	آدم ولد سوہر	زہری فشرمین کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ	پسنی

(کبونا میرین ڈیزل انجنز)

۲۰۔	محمد شریف	بلوچ فشرمین 〃	〃

میر صابر علی بلوچ - (ضمنی سوال) جناب والا میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ جن لوگوں کو یہ انجن الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام، پتہ اور جائے سکونت کیا ہیں ؟ لیکن جواب میں پتہ اور جائے سکونت نہیں بتائے گئے آخر کیوں ؟

وزیر زراعت - جہاں تک مجھے معلوم ہے انکو الاٹ نہیں کئے گئے۔ لیکن طریقہ کار کے مطابق الاٹ کئے جائیں گے۔

میر صابر علی بلوچ - ضمنی سوال ۔ کیا ضلع لسبیلہ میں سب سے زیادہ میرین انجن تقسیم نہیں کئے گئے

وزیر زراعت - جہاں تک میری معلومات ہیں تو اسکے مطابق میں نے یہ لسٹ فراہم کر دی ہے آپ اس میں دیکھ لیں ۔

میر صابر علی بلوچ - نواب صاحب آپ اپنی معلومات کو چھوڑیں وزیر اعلیٰ صاحب آپکے پاس بیٹھے ہیں اُن سے پوچھ لیں ۔

وزیر زراعت - یہ لسٹ موجود ہے اسی کے مطابق فراہم کئے گئے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - رئیسانی صاحب آپ جام صاحب سے معلوم کر لیں ۔

قائد ایوان - (جام میر غلام قادر خان) جناب والا ! اگر آپ اجازت دیں تو میں اسکی وضاحت کر دوں ؟ جناب والا ! یہ انجن ایشیائی ترقیاتی بنک کے ذریعے سے آئے ہیں ۔ انکا پہلے طریقہ کار یہ تھا کہ تمام کو آپریٹیو سوسائیٹیز کو خواہ وہ مکران کی ہوں یا لسبیلہ کی یہ فراہم کر دیتے تھے لیکن اب بنک نے ان کے لئے قرضہ منظور کیا ہے اور یہ ضابطہ کار بنایا ہے کہ جو فرد کو آپریٹیو سوسائٹی کا ممبر ہوگا ....

مسٹر صابر علی بلوچ - ہم کو ضابطہ کار کا پتہ ہے جام صاحب! میری عرض یہ ہے کہ . . . . .

(قطع کلامیاں)

قائد ایوان - یہ جو معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ ضلع لسبیلہ کو اسی لانچیز فراہم کی گئی ہیں تو یہ اطلاع بالکل غلط ہے۔

میر صابر علی بلوچ - میں سمجھا نہیں جام صاحب!

قائد ایوان - میں نے کہا کہ یہ اطلاع غلط ہے کہ۔ ضلع لسبیلہ میں اسی (۸۰) انجن فراہم کئے گئے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ - اسی (۸۰) سے دو تین کم ہوں گے؟

قائد ایوان - دو بھی کم نہیں ہوں گے، تین بھی کم نہیں ہوں گے، چار بھی کم نہیں ہوں گے

میر صابر علی بلوچ - آپ صرف یہ بتا دیں کہ وہاں تقسیم ہوئے یا نہیں اور اگر تقسیم ہوئے تو کیا ضابطہ کار تھا؟

(قطع کلامیاں)

میر صابر علی بلوچ - میں ضابطہ کار کے متعلق بات نہیں کر رہا ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ آیا انجن وہاں تقسیم کئے گئے یا نہیں؟

قائد ایوان - تقسیم نہیں کئے گئے۔

میر صابر علی بلوچ - ایک دانہ بھی؟

قائدِ ایوان ۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا! جواب بالکل واضح ہے اس میں درخواست کنندگان کے نام دیئے گئے ہیں اور جو ابھی تک تقسیم نہیں ہوئے ہیں تو انکے لئے ایک کمیٹی بنے گی جو درخواستوں پر غور کر کے تقسیم کرے گی اور ہم آپکو بھی اس کمیٹی میں رکھیں گے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہاں ابھی تک تقسیم نہیں ہوئے ہیں ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ مجھے پتا ہے کہ میں اس کمیٹی میں نہیں ہوں ۔

وزیر زراعت ۔ میں آپکو ممبر کی حیثیت سے رکھوں گا ۔

(قطع کلامیاں)

میر صابر علی بلوچ ۔ ضمنی سوال ۔ یہ محکمہ جام صاحب کے پاس ہے یا رئیسانی صاحب کے پاس ؟

وزیر زراعت ۔ محکمہ تو میرے پاس ہے ۔ لیکن جام صاحب چیف منسٹر ہیں ۔ دوسرے یہ کہ جو معاملہ جس ضلع کا ہوتا ہے اس ضلع کے ممبر کو ہم اپنے ساتھ شامل کرتے ہیں اب چونکہ جام صاحب لس بیلہ سے منتخب ہوئے ہیں تو ہم وہاں کے ہر مسئلے میں جام صاحب سے سو فیصد مشورہ کرتے ہیں ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ حقیقت یہ ہے کہ کافی عرصہ سے یہ میرانی انجن کا چکر چلا آ رہا ہے ۔ اب لوگ اس قدر پریشان ہو چکے ہیں کہ تین، تین، چار چار سال سے انہوں نے اسکے ڈھانچے تیار کر رکھے ہیں لیکن یہاں اپنے اندرونی مسائل ہیں تو جب کوئی شخص اپنے اندرونی مسائل حل نہیں کر سکتا تو ان بیچاروں کے مسائل کیسے حل کرے گا ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مسٹر صابر تقریر کی ضرورت نہیں آپ اپنا ضمنی سوال بتائیں۔

میر صابر علی بلوچ۔ یہ تقریر نہیں ہے جناب میں تو اسکا پس منظر بتا رہا ہوں کہ کافی عرصے سے ....

(قطع کلامیاں)

وزیر زراعت۔ عرض یہ ہے کہ جیسا صابر صاحب فرما رہے ہیں تو واقعی کافی عرصے سے یہ مسئلہ چلا آ رہا ہے۔ لیکن اس میں قرضے کا مسئلہ ہے، ضمانتوں کا مسئلہ ہے اور اسی طرح کی بہت سی پیچیدگیاں ہیں لیکن پھر بھی جب سے میں اس محکمہ میں آیا ہوں تو میں نے جام صاحب کے حکم سے اس چیز کو آگے بڑھایا ہے۔ ویسے ابھی بھی اس میں پیچیدگیاں ہیں اسی لئے میں نے سیکرٹری زراعت سے کہا ہے کہ اگر اس مسئلہ کا تصفیہ نہیں ہو سکتا تو اُسے کسی اور کو واپس کر دیں تاکہ کم از کم سود تو اس پر نہ لگے۔ ویسے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اسکا جلد از جلد تصفیہ ہو جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ صابر صاحب اب آپ اپنا اگلا سوال کریں۔

سوال نمبر ۸۱۵۔

نمبر ۸۱۵۔ میر صابر علی بلوچ۔ کیا وزیر مالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ون یونٹ گورنمنٹ نے ۶۳-۱۹۶۲ء میں کوئٹہ اور قلات کے دونوں ڈویژنوں کے تحصیلداروں کے لئے تنخواہوں کے مساوی سکیل مقرر کئے تھے۔

دونوں ڈویژنوں کے تحصیلداروں نے ایک ساتھ ون یونٹ سکیلوں کو منظور کیا تھا اور انہیں ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے بقایاجات ادا کئے گئے تھے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ون یونٹ گورنمنٹ نے اپنے اختتام سے کچھ عرصہ قبل کوئٹہ ڈویژن کے دو اور قلات ڈویژن کے چار تحصیلداروں کو اس امتیاز کے ساتھ سنیارٹی و کارکردگی کی بنیاد پر

سلیکشن گریڈ دیئے تھے کہ کوئٹہ ڈویژن کے تحصیلداروں نے ون یونٹ کے اسکیل قبول کر لئے ہوں اور قلات ڈویژن کے تحصیلداروں نے اپنے پرانے اسکیل اپنا لئے ہوں ؟

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ سال ۶۳-۱۹۶۲ء میں جب تحصیلداروں کی تنخواہوں کی شرح بدل دی گئی تھی۔ تو اس وقت ایسی کوئی شرط نہیں لگائی گئی تھی کہ جو تحصیلدار نئے سکیل قبول کریگا یا نہیں کرے گا۔ تو اسے سلیکشن گریڈ نہیں دیا جائے گا۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ کوئٹہ ڈویژن کے دو تحصیلداروں کے دو پوسٹ ۱۹۵۵ء سے آج تک سلیکشن گریڈ پوسٹ تصور کئے جاتے ہیں۔ اور ان پر تقریباً اٹھارہ بیس تحصیلداروں کو وقتاً فوقتاً سلیکشن گریڈ دیئے گئے ہیں اور قلات ڈویژن کے تحصیلدار سلیکشن گریڈ کی اس رعایت سے صرف اس لئے محروم رکھے گئے ہیں کہ ان کو جزو (ب) میں دی گئی امتیاز اثر انداز ہو رہا ہے؟

(ر) اگر جزو (ب) اور (ج) اور (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس امتیاز کا جاری رکھنا قلات ڈویژن کے تحصیلداروں کے ساتھ صریحاً ناانصافی نہیں ؟

(س) کیا بورڈ آف ریونیو بلوچستان نے محولہ بالا امتیاز کو ناجائز قرار دیتے ہوئے محکمہ مالیات سے اسے ختم کرنے کی سفارش کی ہے۔ اور قلات ڈویژن کے تحصیلدار بھی اس سلسلے میں معتمد مالیات سے متعدد بار ملاقات کر چکے ہیں ؟

(ش) اگر جزو (س) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ مالیات کو اس ناانصافی کو ختم کر دینے کی راہ میں کیا مشکلات درپیش ہیں ؟

وزیر مالیات۔

(الف) جی ہاں۔ جہاں تک ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے بقایا جات کا سوال ہے۔ ان تحصیلداروں نے یقیناً ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے بقایا جات لئے ہونگے۔ جنہوں نے ون یونٹ کے لئے اسکیل قبول کر لئے تھے اور جن تحصیلداروں نے اپنے پرانے اسکیل اپنائے تھے انہیں بقایا جات نہیں دیئے گئے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) یہ درست ہے کہ کوئٹہ ڈویژن اور ضلع لس بیلہ کے دو تحصیلداروں کے لئے ۱۹۵۵ء سے سلیکشن گریڈ اس شرط پر منظور کیا گیا تھا کہ وہ ون یونٹ کے پے اسکیل اپنائیں۔ لہٰذا کوئٹہ ڈویژن اور

ضلع لسبیلہ کے تحصیلداروں کو سلیکشن گریڈ جس کے وہ مستحق تھے عطا کر دیا گیا تھا۔ جہاں تک قلات ڈویژن کے تحصیلداروں کا تعلق ہے اُن کے لئے چونکہ ۱۹۵۵ء سے پہلے ہی سے سلیکشن گریڈ موجود تھا۔ لہٰذا محکمہ ملازمت ہار و نظم و نسق عمومی کی ہدایت کے مطابق وہ تحصیلدار سلیکشن گریڈ کے حق دار تھے جنہوں نے اپنی پرانی شرح تنخواہ اپنائی تھی۔ اِس طرح اُن کے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں کی گئی۔

(د) باوجودیکہ جزو کا جواب اثبات میں ہے اور کچھ کا نفی میں ہے۔ پہلے وضاحت کر دی گئی ہے ضروری ہے کسی بھی تحصیلدار کیساتھ کوئی نا انصافی نہیں کی گئی۔ کیونکہ قلات کے تحصیلدار ۱۹۵۵ء سے پہلے ہی سے سلیکشن گریڈ لے رہے تھے۔

(س) یہ درست ہے کہ مجلس مال بلوچستان نے یہ معاملہ برائے غور مالیات کو بھیجا تھا۔ لیکن تمام حقائق نہ ہونے اور مالی پیچیدگیوں کی وجہ سے یہ معاملہ ابھی تک حکومت کے زیر غور ہے۔

(ش) جیسا کہ جزو (س) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ کسی بھی تحصیلدار کے ساتھ نا انصافی نہیں کی گئی اور یہ کہ معاملہ فی الحال حکومت کے زیر غور ہے۔

جناب! یہ سوال بورڈ آف ریونیو سے تعلق رکھتا ہے اور اسکا جواب وزیر مال کو دینا چاہیئے تھا لیکن میں نے جواب پڑھ دیا ہے اب اسکا کوئی ضمنی سوال ہو تو اسکا جواب وزیر مال ہی دیں تو بہتر ہو گا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ رئیسانی صاحب! وزیر مالیات ہونے کی حیثیت سے ایک ایک پیسہ کا حساب جو کسی ڈیپارٹمنٹ یا کسی فرد کو جائے آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔

(قطع کلامیاں)

میر صابر علی بلوچ۔ ضمنی سوال، عرض یہ ہے کہ یہ جو فرمایا گیا ہے کہ کچھ جزو کے جوابات اثبات میں ہیں اور کچھ کے نفی میں ہیں تو ان جزا بات میں کون سا جواب نفی میں ہے؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ سب کے جواب اثبات میں ہیں۔

قائد ایوان۔ آپنے پوچھا ہے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ وَن یونٹ گورنمنٹ نے ۶۳-۱۹۶۲ء

میں کوئٹہ اور قلات کے دونوں ڈویژنوں کے تحصیلداروں کے لئے تنخواہوں کے مساوی اسکیل مقرر کئے تھے۔ تو جو اسکا جواب ہم نے دے دیا کہ ہاں یہ درست ہے۔

میر صابر علی بلوچ۔ میں تو وہی عرض کر رہا ہوں کہ جو سوال میں نے پوچھے ہیں وہ سب صحیح ہیں تو پھر نفی کا کیا مقصد ہے؟

قائد ایوان۔ اگر آپ یہ سوال پوچھیں کہ کیا یہ سفید کپڑا ہے تو میں بھی کہونگا کہ ہاں یہ سفید ہے۔

میر صابر علی بلوچ۔ تو میں کب کہہ رہا ہوں کہ کالا ہے لیکن آپ فرما رہے ہیں کہ کالا ہے۔

قائد ایوان۔ آپ کے سوالات کے مطابق جوابات دیئے گئے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ۔ جام صاحب میری عرض یہ ہے کہ انکا یہ حق ہے لیکن انکو نہیں دیا گیا ہے۔ آپ نے بھی فرمایا کہ ہاں انکا حق انکو نہیں ملا ہے لیکن اس نہ ملنے کی وجہ نہیں بتائی۔

قائد ایوان۔ آپ یہ دیکھیں کہ آپ نے سوال میں لکھا ہے کہ تحصیلداروں کے لئے ون یونٹ کے وقت اسکیل منظور کیا گیا تھا اور انہیں ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۵ء سے بقایاجات ادا کئے گئے تھے۔ تو جواب ہے کہ جی ہاں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ادا کئے گئے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ۔ جام صاحب! آپ میری عرض سنیئے میں عرض کر رہا ہوں کہ ون یونٹ گورنمنٹ نے کوئٹہ اور قلات دونوں ڈویژنوں کے لئے اسکیل مقرر کئے تھے تو میرے سوال کا تعلق قلات ڈویژن سے ہے کہ اُن کو بقایاجات نہیں ملے ہیں جبکہ کوئٹہ ڈویژن کو مل گئے ہیں۔ تو اسکی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی کہ آخر قلات ڈویژن والوں کو بقایاجات کیوں نہیں ملے۔
جام صاحب خدا کے واسطے اِن سیکرٹریوں کو چیک کرو پتہ نہیں وہ آپ کے کیا بن چکے ہیں۔؟

قائدِ ایوان۔ جناب میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر نے اس جواب کو تفصیل سے پڑھنے کی تکلیف ہی گوارا نہیں کی اس جواب کے جزو (د) میں پوری وضاحت کردی گئی ہے۔

میر صابر علی بلوچ۔ اگر آپ ایسا سمجھتے ہیں تو ٹھیک ہے ہم بھی سمجھتے ہیں۔ میرا ودسرا ضمنی سوال ہے جزو (س) کا جواب رئیسانی صاحب سے متعلق ہے وہ اسکا جواب دیں۔

وزیر مالیات۔ آپ ضمنی سوال ایک متعلقہ وزیر سے ہی پوچھ سکتے ہیں۔ چونکہ میں نے تو سوال دیکھا ہی نہیں ہے اسلئے میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ صابر صاحب! اگر وزیر صاحب سوال کی نوعیت کو نہیں جانتے ہیں تو آپ یہ توقع نہ رکھیں کہ وہ اسکا صحیح جواب دے سکیں گے۔

حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اس سوال کا پتہ نہیں چلتا کہ کس وزیر صاحب سے متعلق ہے یہ دو وزراء کے مابین ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ وزراء کے درمیان اس سوال کی قرعہ اندازی کر دی جائے جس وزیر کا نام نکل آئے وہ اس کا جواب دیدے۔

قائدِ ایوان۔ جناب والا! یہ بات بالکل صحیح ہے یہ معاملہ محکمہ مال سے متعلق ہے لیکن سوال وزیر مالیات سے کیا گیا اور انہوں نے اس کا جواب دیا۔

میر صابر علی بلوچ۔ میرے سوال کے جزو (س) میں ہے جو واضح ہے.......

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ صابر صاحب یہ سوال وزیر مالیات کے نام تھا اس لئے اُن کو گیا اور انہوں نے اس کا جواب دیا مگر اب آپ ضمنی سوالات میں محکمہ مال کو کیوں ملوث کر رہے ہیں؟

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب جواب کا جزو (س) پڑھیں جس کے جواب کا تعلق وزارت مالیات سے ہے میں سمجھتا ہوں کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

قائد ایوان ۔ اگر معزز ممبر اس کا نیا نوٹس دیں گے تو میں اس کا جواب دے دوں گا ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب میں اس کے خلاف تحریک استحقاق پیش کرونگا یہ تو ٹرخا دینے والی بات ہوئی ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ آپ اپنے ضمنی سوال سے متعلق رہیں ۔ اور ضمنی سوال کریں ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جواب کا جزو (س) ہے ۔ یہ درست ہے کہ مجلس نال بلوچستان نے یہ معاملہ برائے غور مالیات کو بھیجا تھا ۔ لیکن تمام حقائق نہ ہونے اور مالی پیچیدگیوں کی وجہ سے یہ معاملہ ابھی تک حکومت کے زیر غور ہے ۔ میں عرض کرونگا کہ اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ قلات ڈویژن کے تحصیل داروں کا حق تھا ۔ اور اس بات کو بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ اُن کا مطالبہ جائز تھا ۔ جب اُن کا معاملہ حقائق پر مبنی ہے تو اُن غریب ملازموں کا کوئی قصور نہیں ہے کہ حکومت کے پاس فنڈ ہیں یا نہیں ہیں ۔ اس لئے کہ انہوں نے کہا کہ مالیات کے محکمہ کو برائے غور بھیجا تھا ۔ تمام حقائق نہ ہونے کی وجہ سے حکومت کے زیر غور ہے ۔

میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ وزارت خزانہ کا قصور نہیں ہے ۔ کیا اسکی کمزوری نہیں ہے کہ انہوں نے اس معاملہ کو التواء میں رکھا ہے اور فنڈ مہیا نہیں کر سکے ہیں اور اس معاملہ کو حل نہیں کر سکے ہیں ۔

قائد ایوان ۔ یہ معاملہ مالیات سے متعلق ہے اس میں کئی اور چیزیں بھی شامل ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے کہ حکومت کے زیر غور ہے کسی کیسا تھ بے انصافی نہیں ہوگی ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ بجا ہے جناب لیکن یہ معاملہ ملازمین کے متعلق ہے اور اُن ملازموں

کے متعلق ہے جو ریٹائر ہو چکے ہیں اور اُن کے اب کھانے کو کچھ نہیں ہے ان کے بقایا جات ملیں گے تو اُن کے بچے پڑھ سکیں گے اور ان بیچاروں کی زندگی بہتر ہو سکے گی میں اس معاملہ کو بے حد سنجیدگی سے لے رہا ہوں لیکن حکومت اسے عام بات سمجھ رہی ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ صابر صاحب آپ سوال سے متعلق رہیں کہ کونسے تحصیلدار کو بقایا جات نہیں ملے ہیں اور تحصیلداروں کی تعداد کیا ہے۔ نیز قلات ڈویژن کے کتنے آدمی ہیں جنکو ابھی تک بقایا جات ملنے ہیں۔

Leader of the House: I agree with the member that every person should get his right. I assure, we will look into it. According to my assurance I will tackle that.

میر صابر علی بلوچ۔ جب اُنکا معاملہ حقائق پر مبنی ہے کہ بقایا جات اُن کو ملنا چاہیئے یہ تو کوئی بات نہیں کہ فنڈ مہیا نہیں کئے گئے ہیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مسٹر صابر! اب آپ بیٹھ جائیں۔ وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ رخصت کی کچھ درخواستیں ہیں۔ سیکرٹری اسمبلی پڑھیں گے۔

سیکرٹری (ایس ایم اطہر) حاجی میر شاہنواز خان شاہلیانی ممبر صوبائی اسمبلی بلوچستان کی درخواست مورخہ ۴ اپریل ۱۹۷۵ء

" گزارش ہے کہ میں بوجہ ضروری کام مالیاتی کمیٹی کی میٹنگ منعقدہ ۲۲ فروری اور ۱۸ مارچ ۱۹۷۵ء اور مجلس قائمہ برائے مال۔ مالیات و ترقیات کی میٹنگ منعقدہ ۲۴ فروری ۱۹۷۵ء میں شرکت نہ کر سکا۔ اسمبلی سے درخواست ہے۔ کہ میری چھٹی منظور فرمائی جاوے "

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سیکرٹری - نوابزادہ میر شیر علی خان نوشیروانی ممبر صوبائی اسمبلی بلوچستان کی درخواست مورخہ ۳ اپریل ۱۹۷۵ء

میں ایک ضروری کام سے کراچی جارہا ہوں۔ اور اسمبلی کے اس سیشن میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ لہذا مہربانی کر کے اس سیشن کے لئے میری چھٹی منظور کریں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اب سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور - (میاں سیف اللہ خان پراچہ)

ابھی تو اجلاس ختم نہیں ہوا، پورے اجلاس کے لئے کیسے رخصت منظور کی جا سکتی ہے ؟

قائد ایوان - معزز رکن نے رخصت کے لئے درخواست کیسے دی انھوں نے تو اجلاس کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے ؟ اس سلسلے میں میں جناب کی رولنگ چاہتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اس رخصت کی درخواست کا فیصلہ کل کیا جائے گا۔

سیکرٹری - خان محمود خان اچکزئی ممبر صوبائی اسمبلی بلوچستان کی درخواست مورخہ ۷ اپریل ۱۹۷۵ء

میں ۲۴ فروری ۱۹۷۵ء کو مجلس قائمہ برائے مال۔ مالیات و ترقیات کی میٹنگ میں بوجہ ضروری کام شرکت نہ کر سکا۔ اسمبلی سے درخواست ہے کہ میری رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اب سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

اب اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی گیارہ بجکر بیس منٹ پر آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(اجلاس کی کارروائی دوبارہ گیارہ بجکر پچاس منٹ پر زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ ڈپٹی اسپیکر شروع ہوئی)

وزیر مالیات۔ (پوائنٹ آف آرڈر سر) کیا آپ بتا سکیں گے کہ اسمبلی سے کتنے ممبران نے بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مجھے کوئی علم نہیں ہے۔
اب متعلقہ وزیر اپنا بل ایوان میں پیش کریں گے۔

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ میں بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو پیش کرتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) کا مسودہ قانون پیش ہوا ــــــ اگلی تحریک۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات و استحقاقات) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباطِ کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک ہے کہ:

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات واستحقاقات) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اگلی تحریک۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات واستحقاقات) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ۔

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات واستحقاقات) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب ہم مسودہ قانون کو کلاز وار لیں گے۔

کلاز نمبر ۲

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ:

کلاز ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۳

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ۔

کلاز ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۴

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ۔

کلاز ۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۵

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ۔

کلاز ۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۶

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ ۔

کلاز ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۷

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ:

کلاز ۷ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۸

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ

کلاز ۸ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۹

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اس میں ترمیم ہے وزیر قانون ترمیم پیش کریں ۔

Minister for Law and Parliamentary Affairs: I move that
In sub clause (4) (a) for the words "seventy five paisas " the words "one rupee" be substituted.

Mr. Deputy Speaker: Clause under considration, the motion moved is that -
In sub clause (4) (a) for the words "seventy five paisas " the words "one rupee" be substituted.

(motion was carried)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اب سوال یہ ہے کہ

کلاز ۹ کو ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۱۰

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ

کلاز ۱۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ **کلاز نمبر ۱۱**
سوال یہ ہے کہ:
کلاز ۱۱ کو مسوّدہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ **کلاز نمبر ۱۲**
سوال یہ ہے کہ:
کلاز ۱۲ کو مسوّدہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ **کلاز نمبر ۱۳**
سوال یہ ہے کہ:
کلاز ۱۳ کو مسوّدہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ **کلاز نمبر ۱۴**
سوال یہ ہے کہ:
کلاز ۱۴ کو مسوّدہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ **کلاز نمبر ۱۵**
سوال یہ ہے کہ:
کلاز ۱۵ کو مسوّدہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے
(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۱۶

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ:

کلاز ۱۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۱۷

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ:

کلاز ۱۷ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۱۸

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ:

کلاز ۱۸ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۱۹

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ:

کلاز ۱۹ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۲۰

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ:

کلاز ۲۰ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مختصر عنوان و آغاز نفاذ

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ:

مختصر عنوان و آغاز نفاذ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

تمہید

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ:

تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات، استحقاقات) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو ترمیم شدہ صورت میں منظور کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ:

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات، استحقاقات) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو ترمیم شدہ صورت میں منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مسودہ قانون منظور ہو گیا۔ اب اجلاس کی کارروائی سہ شنبہ ۸ راپریل بوقت ساڑھے دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس بارہ بجے دوپہر کو سہ شنبہ ۸ راپریل بوقت ساڑھے دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)